مدیر کے نام

سلیم منصور خالد، گوجرانوالہ

اشارات "سود کی لعنت سے نجات: اصل رکاوٹ" (مئی ۹۷) بڑے جامع اور بروقت ہیں۔ حکومت کی جانب سے پیدا کردہ مغالطہ انگیزی کو بڑی خوبی سے بے نقاب کیا گیا ہے۔ اب یہ ذمہ داری موجودہ حکومت کے حامی علما کی ہے کہ وہ حکومت کو مثبت پیش رفت پر ابھاریں۔ رسائل و مسائل میں ڈاکٹر انیس احمد اور مولانا عبدالحق بلوچ کے جوابات میں بصیرت، حکمت اور علم کی خوشبو رچی بسی ہے۔ اسلام کے اصول شوریٰ پر مولانا مودودیؒ کی تحریر پارٹیوں اور ملک کے معاملات کو چلانے کے لیے روشنی کا مینار ہے۔

پروفیسر سید محمد سلیم، لاہور

الکوحل اور عطریات سے متعلق ایک سائل کے جواب میں عمومی جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے (رسائل و مسائل، مئی ۹۷) مجھے یاد پڑتا ہے الکوحل اور ادویات سے متعلق ایک سوال مولانا مودودیؒ مرحوم کے سامنے پیش ہوا تھا۔ مولانا نے انفرادی سطح پر تو جواز کی اجازت دی تھی البتہ اجتماعی طور پر پوری قوم کو گناہ گار قرار دیا تھا جب تک کہ وہ الکوحل کا بدل نہ دریافت کر لے اور شہد کے متوقع بدل کی طرف اشارہ بھی کیا تھا۔ اسلامی دور میں عطرسازی کے دو بڑے مرکز تھے۔ ہندستان میں قنوج اور خلافت عثمانیہ میں قسطنطنیہ۔ قنوج میں صندل کی لکڑی سے زمین بناتے تھے۔ پھر ہر قسم کا عطر کشید کرتے تھے۔ صندل جنوبی ہندستان میں وافر مقدار میں ملتا ہے۔ عرب ممالک میں نہیں ملتا۔ قسطنطنیہ میں موم کی زمین پر عطر کشید کرتے تھے۔

شوکت جمیل، اسلام آباد

زرعی اراضی کی تحدید ملکیت (مئی ۹۷) میں مولانا عبدالحق ہاشمی نے بہت ہی عمدہ طریقے سے اظہار خیال کیا ہے لیکن انھوں نے "وراثت کی تقسیم" کی طرف توجہ نہیں دی۔ کوئی بھی شخص کتنی ہی اراضی کیوں نہ جمع کر لے بالآخر اسے اولاد، بیوی، والدین، بہنوں اور بھائیوں میں تقسیم در تقسیم ہونا ہی ہوتا ہے۔

رفیق احمد خاں، حیدر آباد، سندھ

اپریل کی ۹ تاریخ کو ہماری والدہ ماجدہ اچانک انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگرچہ میں گذشتہ ایک سال سے متواتر ترجمان القرآن پڑھ رہا ہوں مگر مارچ اور اپریل ۹۷ کے شماروں میں خرم مراد صاحب کی وصیت نے بہت زیادہ متاثر کیا۔ میں اپنی والدہ کی موت کو بے وقت، ناحق اور جانے کیا کیا سمجھتا تھا مگر خرم صاحب کی وصیت نے نہ صرف مجھ میں برداشت کا حوصلہ پیدا کیا بلکہ خود بھی موت کے لیے تیار رہنے کا پیغام دیا۔ الحمدللہ میں اللہ کے ہر فیصلے پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں۔ وصیت کا ایک ایک لفظ نقش قدم ہے، مجھے تو یوں لگتا ہے کہ انھوں نے وصیت تمام مسلمانوں کے لیے کی ہے، آپ نے شائع کر کے ایک نیک کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خرم مراد صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ انھیں ہر ہر منزل پر کامیابی و کامرانی عطا کرے اور اپنے سایہ رحمت میں رکھے۔ آمین!

رسالے کا ہر مضمون پر از معلومات اور باعث سکون قلب ہوتا ہے اور ہمارے ایمان کو ہر ماہ تازہ کرتا ہے۔

عبدالمتین منیری ' دبئ

خرم مراد صاحب کی رحلت کے بعد چراغ راہ کے مدیر کو دوبارہ زندگی مل گئی ہے۔ پروفیسر خورشید صاحب نے اسلامک فاؤنڈیشن اور آئی پی ایس کے انتظامات میں الجھ کر رہنے کے بعد خود کو دوبارہ پا لیا ہے' البتہ یہ احساس بار بار ہوتا ہے کہ مولانا مودودیؒ نے جو تحریک اٹھائی تھی اس میں جامعیت تھی' اس میں وقت کے مختلف تقاضوں کے ساتھ توازن برتا گیا تھا' یہی دوسری تحریکات کے مقابلے میں اس کا طرہ امتیاز تھا۔ یہ بات صحیح ہے کہ پاکستان جن حالات سے گزر رہا ہے اس میں سیاسی رہنمائی کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے لیکن **ترجمان القرآن**' مولانا مودودیؒ کا پرچہ ہے اور خرم مرادؒ نے اسے اپنا سابقہ کردار واپس دلایا ہے۔ اسی کردار میں ہم اسے دیکھنا پسند کرتے ہیں' اسی میں اس کی دلکشی پنہاں ہے۔

سعودی عرب میں حادثہ حرم کے بعد جو ایک نشات ثانیہ شروع ہوئی ان میں تین مفکر و داعی' ڈاکٹر سفر الحوالی' سلمان العودہ اور ناصر العمر نمایاں طور پر ابھرے۔ ان میں سفر الحوالی' محمد قطب کے شاگرد خاص ہیں۔ کچھ عرصہ قبل آپ کا سیکولرازم (**العلمانیہ**) پر پانچ چھ سو صفحے کا ایم فل کا تحقیقی مقالہ چھپ چکا ہے اور اب **ظاهرة الارجاء فی الفكر الاسلامی** کے عنوان سے ڈاکٹریٹ کا مقالہ آٹھ سو صفحات پر شائع ہوا ہے۔ اس مقالے کے مشرف بھی محمد قطب ہیں۔ محمد قطب کی آخری دس سالوں میں جو چند معرکہ آرا کتابیں نکلی ہیں ان میں **واقعنا المعاصر** بہت ہی اہم ہے۔ عالم اسلام کو سمجھنے کے لیے اس کتاب کے بغیر چارا نہیں۔ افسوس کہ برصغیر میں اس کا تعارف نہیں ہوا۔ محمد قطب نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ امت مسلمہ کے زوال کے اسباب میں سے ایک اہم سبب عقیدۃ ارجاء (یعنی یہ سمجھنا کہ صرف کلمہ پڑھ کر عمل کا مظاہرہ کیے بغیر بھی ایک مسلمان' مسلمان رہ سکتا ہے) کا مسلمانوں میں پھیلنا ہے۔ شاید آپ کے ذہن میں ہو' مولانا مودودیؒ کی **خطبات** جب شائع ہوئی تھی تو اس وقت علما خصوصاً مولانا حسین احمد مدنیؒ نے آپ کی گمراہی کے جو اسباب بیان کیے تھے اس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ مولانا نے ایمان و عمل کو ایک ہی درجہ دیا ہے' اور عمل کے بغیر ایمان کو بے فائدہ قرار دیا ہے۔ سفر الحوالی کی کتاب کا موضوع بھی یہی ہے۔ کتاب ابھی کل ہی میرے ہاتھ لگی ہے۔

شبیر عباسی ' گوجرانوالہ

اپریل ۹۷ کا ترجمان سامنے ہے' مطالعہ کیا' بار بار پڑھنے کو جی چاہ رہا ہے لیکن باقی احباب کو پڑھانا ہے۔ بالخصوص ترکی کے بارے میں حقائق اور ہاشمی صاحب کا **لوح ایام** پر تبصرہ اور خرم مراد مرحوم کی وصیت ایسی نادر تحریریں ہیں کہ چھوڑنے کو دل نہیں کرتا۔ پڑھ کر معلومات کے علاوہ یک گونہ تسکین ہوئی ہے۔ لیکن سرورق بہ ظاہر بے مقصد نظر آتا ہے جب کہ سرورق کو اندر کا غماز اور پیغام بر ہونا چاہیے۔

○ **ترجمان**: جنوری ۹۷ سے جو سرورق آ رہے ہیں یہ کسی نہ کسی دور کے قرآن کی جلدوں کے ڈیزائن ہیں جنھیں محترم خرم مرادؒ کے بیٹے احمد عمر مراد نے کمپیوٹر پر ڈیزائن کیا ہے۔ بارہ مہینوں کے لیے بارہ ڈیزائن خود محترم خرم مراد مرحوم کے منظور کردہ ہیں۔ رنگ اور مہینوں کا تعین بھی خود انھوں نے کیا ہے۔ کسی آیندہ اشاعت میں ہم ان کے ماخذ درج کر دیں گے۔